کشور باجی

وسیم صدیقی (کویت)

کشور باجی کو ابھی تھوڑی دیر پہلے مجو بھائی کا خط ملا تھا مجو بھائی اپنے بیٹے کے ساتھ اگلے سنیچر کی ایر انڈیا کی فلائٹ سے آ رہے تھے اور مجو بھائی یعنی کی مجید احمد کشور باجی کے بڑے بھائی تھے اور پچھلے دس سالوں سے امریکا میں رہ رہ ہیں۔ خط ملتے ہی کشور باجی مجو بھائی کے استقبال کی تیاریوں میں لگ گئیں۔ کشور باجی نے سب سے پہلے اپنے گھر پر نظر ڈالی۔ کمرے کے فرش اور دیواروں کے پلاسٹر بری طرح سے اکھڑ چکے تھے۔ مجو بھائی کے یہاں تو فرش پر قالین بچھے رہتے ہیں اور دیواروں پر کتنے خوبصورت روغن تھے یہ سب وہ ان تصویروں میں دیکھ چکی تھیں جو مجو بھائی انہیں بھیج چکے تھے۔ کسی تصویر میں مجو بھائی اپنے بڑے سے گدے دار صوفہ پر بیٹھے تھے کہ لگتا تھا کہ آدمی اس میں دھنس جائے۔ کسی فوٹو میں ہرا ابھرا لان نظر آ رہا تھا اس میں دیکھئے کتنے خوبصورت پھول کھلے ہوئے ہیں اور یہ دیکھئے کتنے بڑے بڑے گلاب ایک ہم لوگوں نے باہر گلاب لگائے تھے سب بکری کھا گئی۔ کشور باجی کی بیٹی ناہد نے بڑ بڑا کر کہا۔ کشور باجی سوچنے لگیں کہ گھر تو بہت خستہ حال ہو رہا ہے۔ گھر کی مرمت میں تو بہت پیسے لگ جائیں گے۔ ان کے شوہر تو صرف اسکول کے ٹیچر ہیں۔ بینک بیلنس کا کوئی سوال نہیں۔ اور کافی قناعت کے بعد بھی تنخواہ میں سے کچھ بچنا بہت مشکل ہے۔ لیکن مجو بھائی آ رہے ہیں کچھ تو کرنا چاہئے کشور غور کرنے لگیں۔ مکان کی مرمت کے علاوہ بھی تو بہت سے اہم کام ہیں۔ گرمی کا موسم ہے۔ یہ لوگ کہاں گرمی کے عادی۔ کم از کم ایک کولر ہونا چاہئے۔ پیالیاں سب چٹخ رہی ہے نئی پیالیاں آنی چاہئے۔

کشور نے اپنی پریشانیوں کا ذکر اپنے شوہر نعیم احمد سے کیا۔ معلوم ہوا اس روز شام کو وہ وہاں سے لوٹتے وقت نئی کراکری خرید کر لے آئے۔ دوسرے دن مکان ~~دوسرے دن مکان~~ میں پتائی بھی ہونے لگی۔ اور پھر بیوی سے کہنے لگے بھائی کولر کے لئے بات کر لی ہے۔ جمعہ کو آ جائے گا ایک مہینہ کے لئے کرائے پر لیا ہے۔ پیسے بھی ایڈوانس میں دے دیئے ہیں آخر یہ پیسے آئے کہاں سے کشور بہت پریشان تھیں۔ ارے بھائی حامد سے قرض لیے ہیں۔ حامد نعیم صاحب کے بہت اچھے دوستوں میں سے تھے۔ اور پڑوسی بھی تھے۔ ادھار لینے کی کیا ضرورت تھی۔ آخر واپس بھی تو کرنا پڑے گا۔ کہاں سے کرے گا۔ ارے بھائی اللہ انتظام کرے گا۔ واپس کر دیئے۔ بہر حال پتائی وغیرہ ہو گئی تھی اور کولر بھی لگ گیا تھا۔ کشور باجی کا گھر اب پہچانا نہیں جا رہا تھا۔ دوسرے دن سب ایر پورٹ جانے کی تیاری میں لگ گئے۔ ایر پورٹ صرف کشور اور ناہید گئے تھے۔ نعیم صاحب کو اسکول جانا تھا اس لئے وہ نہیں گئے۔ تھوڑی دیر میں جہاز آ گیا تھا۔ کسٹم وغیرہ کے بعد یہ لوگ باہر آ گئے تھے۔ مجو بھائی نے کشور اور ان کی بیٹی کو گلے سے لگایا۔ مجو بھائی کا بیٹا انور بھی بڑی دیر تک ہائی ہائی کرتا رہا۔ ناہید سوچ رہی تھی کہ اگر نانی حیات ہوتیں تو انور سے ضرور پوچھتیں کہ بیٹا تجھے کیا تکلیف ہے جو ہائے ہائے کر رہا ہے۔

ان لوگوں کے گھر آئے ہوئے دو روز ہو گئے تھے۔ بے چاری کشور باجی تو اپنے بھائی اور انور کے آگے بچھی جا رہی تھیں۔ ان کو گرمی تو نہیں لگ رہی ہے۔ کھانے میں مرچ تو زیادہ نہیں ہے۔ پینے کیلئے ابلا پانی تو ختم نہیں ہو رہا ہے۔ غرض ایک ایک باتوں کا خیال رکھ رہی تھیں۔ انور بھی اپنی پھوپھی کے گھر کافی خوش نظر آ رہا تھا۔ شروع میں تو اسے دو روز کافی گرمی لگی تھی اور مچھر نے بھی کاٹا تھا لیکن اب وہ مگن تھا۔ ناہید کا ساتھ اسے اچھی کمپنی مل گئی تھی۔ انور بھائی بتایئے کاج کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں۔ سنگنی کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں۔ آپ تو سنا بہت اچھا ٹینس کھیلتے ہیں۔ ذرا ہمیں بھی سکھا دیجئے۔ یہ آپ ہر وقت اتنی موٹی جینز چڑھائے رہتے ہیں۔ کیا گرمی نہیں لگتی۔ چلئے انور بھائی ایک بڑی اچھی فلم لگی ہے۔ دیکھی جائے۔ وہ انور کے ساتھ وہ فلم دیکھ بھی چکی تھی۔

کبھی اس کو کناٹ پلیس گھما رہی ہے تو کبھی گیلارڈس میں بیٹھ کر آئیس کریم کھائی جا رہی ہے۔ انور کو یہاں کی فلموں میں کوئی دلچسپی نہیں تھیں لیکن وہ ناہید کی وجہ سے اس کے ساتھ فلمیں دیکھ آیا کرتا تھا۔ یہاں اس کو پان بھی پسند آئے تھے۔ اب وہ لکھنوی انداز میں آداب بھی کرنے لگا تھا۔ یہ بھی ناہید نے اسے سکھایا تھا ورنہ پہلے گھر میں کوئی بھی ملنے والا آ رہا ہے چاہے کتنا ہی بزرگ ہو وہ سب کو ہائی ہائی کہا کرتا تھا۔ ناہید نے اس سے کہا دیکھئے یہاں ہائی ہائی نہیں چلتا یہاں سلام یا آداب کرتے ہیں۔ اور جھک کر ایک انداز سے اس کو آداب کیا۔ انور بولا ہاں ہاں یہ بہت اچھا اچھا لگتا ہے۔ اور پھر ناہید نے اسے آداب کرنا سکھایا۔

اس سلسلہ میں انور نے اسے دس پندرہ بار آداب کیا۔ تب کہیں جا کر انور کو آداب کرنے کی پریکٹس ہوئی۔ اب وہ باقاعدگی سے اپنے پھوپھی پھوپھا اور گھر کے نوکر فضلو سب ہی کو آداب کرنے لگا۔ ایک دن مجو بھائی کشور باجی نعیم صاحب ناہید سب لوگ بیٹھے بات کر رہے تھے۔ مجو بھائی اپنی امریکا کی زندگی کے بارے میں بتا رہے تھے۔ وہاں انہوں نے دیکھتے دیکھتے بہت ترقی کر لی تھی دو گھر خرید لئے تھے ایک فارم خرید لیا تھا۔ کافی اچھا بزنس تھا۔ انور کا بھی اس سال

انجینئر تک فائنل تھا۔ اس کے بعد اسے بھی اچھی جاب مل جائے گی۔ کشور کہنے لگیں۔ بھیا آپ کا بیٹا بہت اچھا ہے کسی بات کا کوئی گھمنڈ نہیں۔ کل باورچی خانہ میں بیٹھا فضلو سے گپ لڑا رہا تھا۔ ایک دن فضلو اس کی شرٹ دھو رہا تھا تو اس سے چھین لی کہ تم کیوں دھوتے ہو ہماری ہے ہم دھوئیں گے کشور باجی نے انور ہی کے انداز میں کہا۔ ان کی زبان انور کی تعریف کرتے نہیں تھکتی تھی۔ ناہید بولی ہاں انور بھائی بہت اچھے ہیں، بس ہم خراب ہیں، کشور باجی بولیں تو کاہے جلی جاتی ہے، جو اچھا ہے اس کی تعریف کی جائے گی۔ مجو بھائی کو جمائیاں آنے لگیں تھیں۔ کشور کہنے لگیں بھیا آپ تھوڑی دیر سو رہیے مجو بھائی کو کوئی تکلیف نہ ہو وہ چھوٹی سی چھوٹی بات کا خیال رکھ رہی تھیں۔ مجو بھائی کو میٹھا پسند ہے تو ہر کھانے ناشتہ میں کوئی نہ کوئی سویٹ ڈش کبھی انڈے کا حلوہ تو کبھی چنے کا، کبھی شاہی ٹکڑا تو کبھی فیرنی۔ مجو بھائی کھڑے ہو گئے ہاں تھوڑی دیر لیٹ جائیں۔ یہ انور کہاں ہے بہت دیر سے نظر نہیں آیا۔ وہ تو کہہ رہے تھے کہ پان لینے جا رہے ہیں آتے ہی ہوں گے، ناہید نے بتایا۔ اسی وقت انور باہر سے داخل ہوئے سب کو پان پیش کیا اپنے پاپا کو بھی۔ اپنے پاپا سے وہ بہت بے تکلف تھے۔ پھر ناہید سے بولے ناہید جلدی سے تیار ہو جاؤ پکچر چلتے ہیں۔ میں دو ٹکٹ لے آیا ہوں۔ مجو بھائی بولے بھائی یہ کیا طریقہ ہے آپ دو ٹکٹ لے آئے یہ ہندوستان ہے امریکہ نہیں یہاں اس طرح سے لڑکیوں کے ساتھ پکچر نہیں دیکھتے۔ ڈیڈی لڑکیاں کہاں یہ تو اکیلی لڑکی ہے انور صاحب ڈیڈی سے بے تکلف ہوئے۔ اور اس وقت کے بے تکلفی مجو بھائی کو اچھی نہیں لگی، انہوں نے ذرا سختی سے کہا چپ رہو کم بولا کرو۔ انور بولا کم آن ڈیڈی ناہید کے ساتھ تو ہم دو فلم پہلے بھی دیکھ چکے ہیں اس سے پہلے کہ مجو بھائی کچھ اور کہتے کشور باجی بولیں ارے جانے دیجئے بھیا آخر ناہید اس کی بہن ہی تو ہے مجو بھائی اندر کمرے میں چلے گئے تھے۔ انور کچھ ڈسکو کے انداز میں بولا تھا چا چا چا لو ناہید، کشور ہنس کر کہنے لگیں بڑا شریر ہے۔ نعیم صاحب بھی بولے ارے لمبا چوڑا ہو گیا ہے تو کیا ہوا ابھی بچہ ہے انور اور ناہید فلم دیکھنے چلے گئے تھے۔

مجو بھائی کو آئے ہوئے دو ہفتے ہو گئے تھے۔ آج رات وہ لوگ کانپور جا رہے تھے وہاں ان کے کوئی رشتہ دار تھے کچھ دنوں ان کے ساتھ رکنے کا پروگرام تھا۔ اس کے بعد یہیں سے دہلی واپس آ کر ایک روز رہ کر دوسرے روز ان کی فلائٹ تھی۔ نعیم صاحب اسکول چلے گئے تھے انور کو کچھ شاپنگ کرنی تھی وہ ناہید کو لے کر پالیکا بازار گیا ہوا تھا۔ مجو بھائی اپنی پیکنگ وغیرہ کر رہے تھے۔ وہ بولے کشور میں چاہتا ہوں کہ اپنا سارا سامان پیک کر جاؤں تا کہ آنے کے بعد کوئی کام نہ رہے اور کشور بولیں جب آپ پیکنگ کر ہی رہے ہیں تو یہ بھی رکھ لیجئے۔ کشور دو پیکٹ لئے ہوئے تھیں۔ مجو بھائی بولے یہ کیا ہے۔ یہ انور کے لئے کرتے اور اس طرح کا تھوڑا بہت سامان ہے۔ کشور نے پیکٹ پکڑا دیئے اور بولیں میں آپ کے لئے ابھی چائے بنا کر لا رہی ہوں۔ آپ کافی دیر سے کام میں جٹے ہوئے ہیں تھک گئے ہوں گے۔ کشور چلی گئی تھیں مجو بھائی کے چہرہ پر تشویش کی لکیریں صاف پڑھی جا رہی تھیں۔ تھوڑی دیر میں کشور چائے لے کر آ گئیں۔ مجو بھائی نے چائے کی پیالی پکڑ لی تھی۔ وہ بولے کشور مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے۔ دیکھو تم برا مت ماننا۔ تم نے ان پندرہ دنوں میں میرا اور انور کا اتنا خیال رکھا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ کس قدر خاطریں کر ڈالیں تم اور کس قدر خرچہ میں پڑ گئیں۔ اور پھر اس پر انور کے لئے اتنے تحفے کشور ہو سکتا ہے تم نے ناہید کے لئے انور کو سوچ رکھا ہو۔ ناہید ضرور بہت اچھی لڑکی ہے لیکن میں نے انور کا امریکا میں رشتہ طے کر رکھا ہے۔

بھیا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ کشور بالکل بدحواس نظر آ رہی تھیں۔ بھیا یہ آپ نے کیا کہہ دیا۔ وہ بالکل روہانسی ہو گئیں۔ بھیا آپ کو معلوم نہیں کہ ناہید کی شادی تو راشد سے طے ہو گئی ہے۔ راشد ان کا بھتیجا ہے۔ پڑھا لکھا ہے اور ایک فرم میں بہت اچھی ملازمت کرتا ہے۔ اور ناہید بھی اس کو پسند کرتی ہے۔ یہ شادی ان دونوں کی رضامندی سے طے ہوئی ہے۔ میں نے تو یہ سب آپ کو خط میں لکھا تھا۔ کیا آپ کو خط نہیں ملا۔ ناہید کا کوئی سگا بھائی نہیں ہے۔ انور کو تو وہ بھائی کی طرح سمجھتی ہے۔ کشور باجی کے ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا تھا وہ بے تحاشہ رونے لگی تھیں۔ یہ قدر کی بھیا وہ بیچ بیچ میں [illegible] ان کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔ مجو بھائی شرمندہ تھے بے حد شرمندہ۔